رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ عہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵

حضرت امیر المومنین کے متعلق اطلاع

(تار بنام الفضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پالم پور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے، اور صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کو پہلے کی نسبت آرام ہے، الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے ممبر بخیریت ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا زندہ خدا ہے

"جو چاہتا ہے۔ کہ خدا کو پائے۔ اور حی و قیوم خدا کو ملے۔ تو وہ زندوں کو تلاش کرے کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ مردہ۔ جن کا خدا مردہ ہے۔ جن کی کتاب مردہ۔ وہ مردوں سے برکت چاہیں۔ تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا۔ جس کا نبی زندہ نبی جس کی کتاب زندہ کتاب ہے، اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہو۔ اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالےٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے والا آتا ہو وہ اگر اس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگردان ہو، تو البتہ تعجب اور حیرت کی بات ہے۔

پس تم کو چاہیئے۔ کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو۔ اور بار بار اس کے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا۔ اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا۔ پس چاہیئے۔ کہ صحابہ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار۔ اور عرصہ تک صحبت میں رہو تا کہ تم دیکھو۔ جو صحابہ نے دیکھا۔ اور وہ پاؤ۔ جو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

احراریوں کے انتہائی ظلم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے احمدیوں کی التجائیں

—— ۷ ——

ضلع گجرات سے ایک احمدی لکھتے ہیں۔

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل الفضل سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک بدنصیب احراری کے حملہ کی خبر پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ کہ وہاں حالات اب ایسے نازک ہو گئے ہیں کہ باہر نکلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ خصوصاً ایسی محترم ہستیوں کا۔ دل میں یہی ڈھارس ہے کہ خدا کی راہ نمائی ہر نازک تر موقع میں جماعت کے لئے انجام بخیر ہو گی۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کی دعا اور توجہ سے تمام مشکلات اور اضطراب کے حالات آسان کر دے گا۔ ورنہ پیش آمدہ حالات ایسی خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ کہ اگر اطاعت حکم ایک جزو ایمان نہ ہوتی۔ تو بہت بڑی الجھن میں پڑ جانے کا اندیشہ تھا۔ جس کی تلافی بعد میں مشکل ہو سکتی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا وجود ہمارے لئے اس کامل اور عظیم الشان انسان کی یاد ہے۔ جس کو ترستے ہوئے آنکھیں گزر گئیں۔ اور اب آئندہ کے لئے دنیا میں ایسی بزرگ ہستی کی مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح محال ہے۔ کاش حکومت اور یہ بدبخت لوگ دیکھتے۔ کہ جماعت کے لوگ ان شعائر اللہ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی آنکھوں کے فرش اہل بیت کے پیروں تلے بچھاتے ہیں۔ عاجز راقم کی اپنی حالت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاانتہا احسانات اپنے وجود کے ذرہ ذرہ میں محسوس کرتے ہوئے آپ کی پاک اولاد اور ذریت کے ہر فرد کو دیکھ کر دل خوشی سے بھر جاتا اور حمد الٰہی کرتا ہے۔

گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر جب عاجز نے حضور کی کوٹھی دارالحمد دیکھی۔ اور بعد میں حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کی کوٹھی دیکھی۔ تو دل احسانات الٰہی دیکھ کر شکر سے بھر گیا۔ میاں ناصر احمد صاحب کی کوٹھی اس دن خالی تھی۔ عاجز اوپر والے کمرے بیت الدعا میں اکیلا دیر تک دعا کرتا رہا۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت پر اپنے فضل و کرم ہمیشہ اور ابد تک رکھے۔

بہر حال تازہ واقعہ نے دل کو بہت پریشان کیا ہے۔ کہ اس طرح تو باہر نکلنا بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ عریضہ اپنی دلی ہمدردی کے اظہار کے لئے ارسال ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آپ کی ذریت کو دین و دنیا میں اپنے فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ بدبخت ہے وہ جو اس چشمہ سے بدنصیب اور دور رہا۔

—— ۸ ——

گجرات سے ایک بھائی لکھتے ہیں۔

میرے پیارے میرے محسن میرے مربی آقا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آہ افسوس صد افسوس آج ہمارے کان جو بہتر ہوتا کہ اس سے پہلے بہرے ہو جاتے۔ کیا سن رہے ہیں اور ہماری آنکھیں جو بہتر ہوتا کہ اس سے پہلے اندھی ہو جاتیں کیا دیکھ رہی ہیں۔ آہ ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ قادیان کی زمین میں آہ اس سرزمین میں جس میں بدبخت حملہ آور کے باپ دادا کو حضور کے بزرگوں نے پناہ دیکر گھر بنانے کی اجازت دی تھی۔ جہاں چپہ بھر زمین پر حضور کے خاندان کے سوا کسی کا قبضہ نہیں۔ اسی زمین پر آج ایک ناہنجار شعائر اللہ میں سے ایک قابل صد احترام ہستی یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ہاتھ اٹھاتا ہے اور بچ کر نکل جاتا ہے۔ آہ ہم کیا سن رہے ہیں۔ اور کیا دیکھ رہے ہیں۔ آج دفتر سے واپسی پر اخبار سے اس ناپاک حملہ اور ناپاک ارادہ کا علم ہوا۔ جو احراری اس حملہ سے بروئے کار لانا چاہتا تھا۔ اس مبارک وجود پر جو خدا تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک چمکتا ہوا زندہ نشان ہے۔ اور نہ صرف خاندانی اور مذہبی وجاہت رکھتا ہے۔ بلکہ حکومت انگریزی میں بھی ایک موقر اور معزز ملٹری عہدہ پر فائز ہے۔ ایک گمنام اور کمینہ شخص کو جرأت ہو جاتی ہے۔ کہ اس پر حملہ کرے۔

اب کیا احمدیوں کے لئے کچھ اور بھی دیکھنا باقی ہے۔ کیا اب ہم زمین پر بوجھ نہیں ہو رہے۔ کہ ہمارے ان مقدس بزرگوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ لیکن ہم دیکھنے اور سننے کے لئے زندہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ایک ایک جان کے مقابلہ میں کروڑوں احمدیوں کی جانیں بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اے خدا اپنے فضل سے ایسے سامان کر اور جلدی کر کہ ہمارے مقدس بزرگوں کی توہین اور تحقیر اب دشمن نہ کر سکے۔ تو اس کے ہاتھ اور اس کی زبان پر اپنا تصرف چلا۔ اس کے بدلے احراری خواہ ہمیں سے جس کو چاہیں ایک ایک کر کے مار دیں۔ ہمارے سامنے کھڑے ہو کر ہمارے ماں باپ کو گالیاں دے لیں اے خدا ہم صبر کریں گے۔ لیکن اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے خدا ہم کو صبر کے اس امتحان میں نہ ڈال کہ ان مقدسوں کی ہتک ہم دیکھیں اور سنیں۔

—— ۹ ——

ضلع امرتسر سے ایک احمدی لکھتے ہیں۔

سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کل اور آج ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ الرحمٰن پر احراری حملے کی خبر پڑھ کر دل میں شدید کرب و اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انسانیت سوز احراریوں کے خلاف غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی۔ جو تکلیف حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو پہنچی ہے۔ کاش یہ مجھ جیسے نابکار کے حصہ میں آتی اور حضرت صاحبزادہ صاحب بالکل محفوظ رہتے۔

خدا تعالےٰ حضور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اجملہ صحابہ اور جمیع احباب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ اور ان دشمنان احمدیت کو نیست و نابود کر دے۔ اے میرے خدا تو سلسلہ کو عظیم الشان غلبہ فوقیت اور ترقی عطا فرمائے۔ اور عدوان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو غارت فرما۔ خاکسار عبدالواحد

—— ۱۰ ——

ایک بھائی ضلع ملتان سے لکھتے ہیں

پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج اخبار میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ صفت انسان کا حملہ پڑھ کر دل پر بجلی سی گری۔ اور ایک عرصہ کے لئے جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ خداوند تعالےٰ ہمارے صبروں کا ہمیں نیک ثمر عطا کرے ورنہ اب جذبات کو دبائے رکھنا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ خدا ان دشمنان دین کو سیدھا راستہ عطا کرے۔ یا ہمارے راستہ سے ان کو دور کر دے۔ پیارے آقا! دل چاہتا ہے سب کچھ دین پر قربان کروں۔ مگر مادی دنیا کچھ حائل ہو رہی ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالےٰ یہ تمام روکیں راستہ سے ہٹا دے۔

—— ۱۱ ——

گوجرانوالہ سے ایک احمدی لکھتے ہیں۔

بخدمت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

"الفضل" اخبار میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک ناپاک احراری کا حملہ پڑھ کر بے حد صدمہ پہنچا۔ اور دنیا اندھیر ہو گئی۔ طبیعت میں اس قدر بے چینی پیدا ہو گئی۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالےٰ سے یہی دعا ہے۔ کہ دشمنوں کو سمجھے۔ تمام جماعت میں بے حد جوش ہے۔ صبر دل سے نکلا جا رہا ہے۔

اسی رنگ میں ہندوستان کے مختلف مقامات سے مخلصین نے اظہار اخلاص کیا ہے۔ ان کے خطوط آئندہ درج کئے جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت

(نمبر اوّل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

سر محمد اقبال صاحب کو کچھ عرصہ سے میری ذات سے خصوصاً اور جماعت احمدیہ سے عموماً بغض پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب ان کی حالت یہ ہے۔ کہ یا تو کبھی وہ انہی عقائد کی موجودگی میں جو ہماری جماعت کے اب ہیں جماعت احمدیہ سے تعلق موانست اور مواخات رکھنا بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ یا اب کچھ عرصہ سے وہ اس کے خلاف خلوت و جلوت میں آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ میں ان وجوہ کے اظہار کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ جو اس تبدیلی کا سبب ہوئے ہیں۔ جس نے ۱۹۱۱ء کے اقبال کو جو علی گڑھ کالج میں مسلمان طلباء کو تعلیم دے رہا تھا۔ کہ

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"

۱۹۳۵ء میں ایک دوسرے اقبال کی صورت میں بدل دیا۔ جو یہ کہہ رہا ہے کہ

"میرے نزدیک قادیانیت سے بہائیت زیادہ ایماندارانہ ہے۔ کیونکہ بہائیت نے اسلام سے اپنی علیحدگی کا اعلان واشگاف طور پر کر دیا۔ لیکن قادیانیت نے اپنے چہرے سے منافقت کی نقاب الٹ دینے کے بجائے اپنے آپ کو محض نمائشی طور پر جزو اسلام قرار دیا۔ اور باطنی طور پر اسلام کی رُوح اور اسلام کے تخیل کو تباہ و برباد کرنے کی پوری پوری کوشش کی" (زمیندار ۵ مئی ۱۹۳۵ء)

یعنے ۱۹۱۱ء کی احمدیہ جماعت آج ہی کے عقائد کے ساتھ صحابہؓ کا خالص نمونہ تھی۔ لیکن ۱۹۳۵ء کی احمدیت بہائیت سے بھی بدتر ہے۔ اس بہائیت سے جو صاف لفظوں میں قرآن کریم کو منسوخ کہتی ہے جو واضح عبارتوں میں بہاء اللہ کو ظہور الٰہی قرار دیتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کو فضیلت دیتی ہے۔ گویا ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے نزدیک اگر ایک شخص رسول کریمؐ کی رسالت کو منسوخ قرار دیتا قرآن کریم سے بڑھ کر تعلیم لانے کا مدعی ہوتا نمازوں کو تبدیل کر دیتا۔ اور قبلہ کو بدل دیتا ہے۔ اور نیا کلمہ بناتا۔ اور اپنے لئے خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے حتّٰی کہ اس کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے۔ تو بھی اس کا وجود ایسا بُرا نہیں۔ مگر جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا۔ آپؐ کی تعلیم کو آخری تعلیم بتاتا۔ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ۔ ایک ایک حرکت کو آخر تک خدا تعالےٰ کی حفاظت میں سمجھتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے ہر حکم پر عمل کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے سب روحانی ترقیات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری۔ اور غلامی میں محصور سمجھتا ہے۔ وہ بُرا۔ اور بائیکاٹ کرنے کے قابل ہے:۔

دُوسرے لفظوں میں سر محمد اقبال صاحب مسلمانوں سے یہ منوانا چاہتے ہیں۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو منسوخ کرے۔ قرآن کریم کے بعد ایک نئی کتاب لانے کا مدعی ہو۔ اپنے لئے خدائی کا مقام تجویز کرے۔ اور اپنے سامنے سجدہ کرنے کو جائز قرار دے جس کے خلیفہ کی بیعت فارم میں صاف لفظوں میں لکھا ہو کہ وُہ خدا کا بیٹا ہے۔ وُہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سے اچھا ہے۔ جو اپنے آپ کو خادم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی اطاعت کو اپنے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور کعبہ کو بیت اللہ اور کلمہ کو مدارِ نجات سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بہائی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر۔ اور قرآن کریم پر حملہ کرتے ہیں۔ لیکن **احمدی سر محمد اقبال اور اُن کے ہم نواؤں کو رُوحانی بیمار قرار دے کر انہیں اپنے علاج کی طرف توجہ دلاتے ہیں** اور ان کے ایمان کی کمزوریوں کو ان پر ظاہر کرتے ہیں۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔

سر محمد اقبال صاحب اس عذر کی پناہ نہیں لے سکتے۔ کہ میرا صرف مطلب یہ ہے کہ بہائی منافق نہیں۔ اور احمدی منافق ہیں کیونکہ اوّل تو یہ غلط ہے۔ کہ بہائی کھلے بندوں اپنے مذہب کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر سر محمد اقبال یہ دعوےٰ کریں۔ تو اس کے صرف یہ معنی ہونگے کہ بیسویں صدی کا یہ مشہور فلسفی ان فلسفی تحریکات تک سے آگاہ نہیں۔ جن سے اس وقت کے معمولی نوشت و خواند والے لوگ آگاہ ہیں۔ سر محمد اقبال کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بہائی اپنی کتب عام طور پر لوگوں کو نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں چھپاتے ہیں۔ وُہ ہر ملک میں الگ الگ عقائد کا اظہار کرتے ہیں۔ وُہ امریکہ میں صاف لفظوں میں بہاء اللہ کو خدا کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ لیکن اسلامی ممالک میں اس کی حیثیت ایک کامل ظہور کی بتاتے ہیں وُہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ ویسا ہی وضو کرتے ہیں۔ اور اتنی ہی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ جتنی کہ مسلمان۔ لیکن الگ طور پر وُہ صرف تین نمازوں کے قائل ہیں۔ اور ان کے ہاں نماز پڑھنے کا طریق بھی اسلام سے مختلف ہے۔

پھر یہ بھی درست نہیں۔ کہ احمدی منافق ہیں۔ اور لوگوں سے اپنے عقائد چھپاتے ہیں۔ اگر احمدی مداہنت سے کام لیتے۔ تو آج سر محمد اقبال کو اس قدر اظہارِ غصہ کی ضرورت ہی کیوں ہوتی احمدی ہندوستان کے ہر گوشہ میں رہتے ہیں۔ دُوسرے فرقوں کے لاکھوں کروڑوں مسلمان ان کے حالات سے واقف ہیں۔ وُہ گواہی دے سکتے ہیں کہ وُہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی نماز کے مطابق نماز پڑھنے والے۔ روزے رکھنے والے۔ حج کرنے والے۔ اور زکوٰۃ دینے والے ہیں۔ وُہ کونسی بات ہے۔ جو احمدی چھپاتے ہیں؟۔ اور سر محمد اقبال کے پاس وُہ کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے انہوں نے یہ معلوم کیا۔ کہ احمدیوں کے دل میں کچھ اور ہے۔ مگر ظاہر وُہ کچھ اور کرتے ہیں:۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس قدر محتاط تھے۔ کہ جب ایک صحابی نے ایک شخص کو جس نے جنگ میں عین اس وقت کلمہ پڑھا تھا۔ جب وُہ اسے قتل کرنے لگے تھے۔ قتل کر دیا۔ اور عذر یہ رکھا کہ اس نے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ ھَلْ شَقَقْتَ قَلْبَہٗ۔ کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا ہے

لیکن ڈاکٹر سر محمدؐ اقبال صاحب آج دُنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ قوم جس کے افراد نے افغانستان میں اپنے عقائد چھپانے پسند نہ کئے لیکن جان دے دی۔ ساری کی ساری منافق ہے اور ظاہر کچھ اور کہتی ہے۔ اور اس کے دل میں کچھ اور ہے:۔

اگر یہ الزام کوئی ایسا شخص لگاتا۔ جسے احمدیوں سے واسطہ نہ پڑا ہوتا۔ تو میں اسے معذور سمجھ لیتا۔ لیکن سر محمد اقبال معذور نہیں کہلا سکتے۔ **ان کے والد صاحب مرحوم احمدی تھے۔** ان کے بڑے بھائی صاحب شیخ عطا محمد صاحب احمدی ہیں۔ ان کے اکلوتے بھتیجے شیخ محمد اعجاز احمد صاحب سب جج احمدی ہیں۔ اسی طرح ان کے خاندان کے اور کئی افراد احمدی ہیں۔ ان کے بڑے بھائی صاحب حال ہی میں کئی ماہ ان کے پاس رہے ہیں۔ بلکہ جس وقت انہوں نے یہ اعلان شائع کیا ہے۔ اس وقت بھی سر محمد اقبال صاحب کی کوٹھی وہ تعمیر کرا رہے تھے۔ کیا سر محمد اقبال صاحب نے ان کی رہائش کے ایام میں انہیں منافق پایا تھا یا خود اپنی زندگی سے زیادہ پاک زندگی ان کی پائی تھی۔ ان کے سگے بھتیجے شیخ اعجاز احمد صاحب ایسے نیک نوجوان ہیں۔ کہ اگر سر محمد اقبال غور کریں تو یقیناً انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ ان کی اپنی جوانی اس نوجوان کی زندگی سے سینکڑوں سبق لے سکتی ہے۔ پھر ان شواہد کی موجودگی میں ان کا کہنا کہ احمدی منافق ہیں۔ اور وہ ظاہر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔

میں تمام ان شریف مسلمانوں سے جو اسلام کی محبت رکھتے ہیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس صورت حالات پر غور کریں۔ جو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے اعلان نے پیدا کر دی ہے۔ اور دیکھیں۔ کہ کیا اس قسم کے غیظ و غضب سے بھرے ہوئے اعلان مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنائیں گے۔ یا خراب کریں گے اور سوچیں کہ **ایک شخص جو اپنے احمدی بھائی کو بلوا کر اس سے اپنی کوٹھی بنواتا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کی تعلیم دیتا ہے۔ کہاں تک لوگوں کے لئے راہ نما بن سکتا ہے** اور اسی طرح وہ شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کھلا حملہ کرنے والے کو اچھا قرار دیتا ہے۔ اور اپنے ایمان پر اعتراض کرنے والے کو ناقابل معافی قرار دیتا ہے۔ کہاں تک مسلمانوں کا خیر خواہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

کاش سر محمد اقبال اس عمر میں ان امور کی طرف توجہ کرنے کی بجائے ذکر الہٰی اور احکام اسلام کی بجا آوری کی طرف توجہ کرتے۔ اور پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوتا اپنے نفس کی اصلاح کرتے۔ تا خدا تعالےٰ ان کو موت سے پہلے صداقت کے سمجھنے کی توفیق دیتا۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تبع کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش ہو سکتے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

پنجاب اسمبلی کے احمدی ووٹر

پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستوں کے ختم ہونے کی آخری تاریخ ۱۳ر جولائی مقرر تھی۔ لیکن اب بیس دن کا اضافہ کر کے اب ۲۳ جولائی رکھی گئی ہے۔ اس عرصہ میں ہر مقام کے لکھے پڑھے احمدی اصحاب کو اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کے ہاں کے جو احمدی مرد اور عورتیں ووٹر بن سکتی ہیں۔ ان کے نام فہرستوں میں لکھے جا چکے ہیں یا نہیں۔ اگر نہ لکھے گئے ہوں۔ تو کوشش کر کے ضرور لکھا دینے چاہئیں۔ پڑھی لکھی خواتین کو ووٹر بننے سے قطعاً دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ ووٹنگ کے وقت ان کے لئے باقاعدہ پردہ کا انتظام ہو گا۔ اور ان کے لئے عورتیں افسر مقرر کی جائیں گی۔

امید ہے احمدی احباب اس چند روز فرصت کو غنیمت سمجھیں گے۔ اور ووٹروں کے متعلق جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی ہو۔ اسے دور کرنے کی پوری کوشش کرینگے۔

حکومت کی وفاداری کے جرم میں ایک احمدی مصیبت میں

ایک احمدی بھائی لومیا سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

اسلام نے حکومت وقت کے خلاف بغاوت کو ممنوع قرار دیا ہے۔ چونکہ ان دنوں اس علاقہ میں حکومت کے خلاف فساد پھیلا ہوا ہے۔ اور میں بحیثیت مسلمان حاکم وقت اور من ہین کے خلاف بغاوت میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اس لئے باغیوں نے مجھ سے بدلہ لینے کی غرض سے میری بیوی کو روک رکھا ہے۔ اور اسے مجھ تک آنے نہیں دیتے۔ میرے خاندان کا اب خدا ہی حافظ ہے۔ میں حضور سے اپنے خاندان کی تمام روحانی کمزوریوں اور جسمانی بیماریوں سے شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حضور اس سیاسی بے چینی کے پر امن طور پر اختتام پذیر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

احمدیوں کی حکومت وقت سے وفاداری اور حکومت کے خلاف شورش سے بچنا چونکہ ان کا مذہبی فرض ہے۔ اس لئے وہ ہر جگہ حکومتوں کے مخالفین کی طرف سے نشانہ ظلم و ستم بنائے جاتے ہیں۔ خود ہندوستان میں حکومت کے خلاف جو شورشیں پیدا ہوئیں۔ اور جن کی وجہ سے حکومت نہایت نازک مرحلہ پر پہنچ گئی تھی۔ ان میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے بھی احمدیوں نے سخت نقصان اٹھائے۔ اور تکلیفیں جھیلیں۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ آج پنجاب میں جہاں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور جہاں کے احمدیوں نے حکومت کی ہر مشکل کے وقت نہایت شاندار خدمات سر انجام دی ہیں۔ حکومت ہمیں دق کر رہی ہے

پانچ دہشتناک زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

ہیبت ناک زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل ہند کو جس شرح و بسط اور تفصیل کے ساتھ اطلاع دی ہے۔ اس کا ذکر آپ کی مستقل تصانیف اور اشتہارات میں بکثرت آتا ہے۔ ان پیشگوئیوں کا ایک اہم حصہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ پانچ بار غیر معمولی زلازل کے ذریعہ اپنی قدرت کی چمک اہل ہند کو دکھائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ پانچ دہشتناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے۔ تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں۔ اور ہر ایک میں ان میں سے ایک ایسی چمک ہو گی۔ کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے گا۔ اور دلوں پر ان کا ایک خوفناک اثر پڑے گا۔ اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہوں گے۔ جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ) اس پیشگوئی کے مطابق گذشتہ سال زلزلہ بہار کے ذریعہ اور اس سال زلزلہ کوئٹہ کی صورت میں اہل ہند خدا تعالےٰ کی چمک کو دیکھ چکے اور اس کی ہیبتناک تجلی کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اور بہت سے قلوب اس کی طرف جھک رہے ہیں۔ لیکن بعض ایسے عاقبت فراموش بھی ہیں۔ جو نہ صرف خود خدا تعالےٰ کے نشانات سے منہ موڑ رہے ہیں بلکہ ان کی یہ بھی کوشش ہے کہ دوسروں کی توجہ بھی ادھر نہ ہونے دیں۔ اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر اخبار "زمیندار" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "ان کا کذب اس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ انہوں نے اپنی تصدیق کے لئے پانچ خطرناک زلازل کی پیشگوئی کی تھی۔ لیکن آیا صرف ایک۔" اگرچہ یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ پانچ خطرناک زلازل میں سے ابھی تک صرف ایک آیا۔ کیونکہ دو ہیبتناک زلزلے آ چکے ہیں۔ لیکن "زمیندار" پہلے زلزلوں کے ماتم سے فارغ ہوئے۔ اور پھر بقیہ کا مطالبہ کرے۔ کیا وہ نہیں جانتا۔ کہ جو خدا اہل دنیا کو دو دفعہ اپنی قادرانہ تجلی

خدا تعالےٰ کی راہ میں انتہائی تکالیف و مصائب اُٹھانے والے

صحابۂ کرامؓ پر کفار کے مظالم کی چند دردناک مثالیں

دُنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں۔ جو تکالیف اور مصائب سے دوچار نہ ہو۔ ہر شخص پر رنج و مصیبت۔ دکھ اور تکلیف کی گھڑیاں آتی ہیں۔ پھر قومی طور پر دُنیا میں اقوام کو بڑی بڑی خطرناک مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ وُہ لوگ اور وُہ قومیں جو اپنی عزت۔ اپنے وقار۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے تکالیف اٹھاتی اور شاندار قربانیاں کرتی ہیں۔ وُہ بھی قابلِ تعریف ہیں۔ لیکن ان سے بڑھ کر وُہ شخص اور وُہ قوم قابل تعریف اور خوش نصیب ہے جو اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے تکلیفیں برداشت کرتی ہے۔ دُنیا میں کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ فانی گھر ہے۔ جان اگر آج نہیں۔ تو کل۔ کل نہیں۔ تو پرسوں دینی پڑے گی۔ اور دُنیا کا سب کچھ چھوڑ کر منوں مٹی کے نیچے دب جانا ہوگا۔ پھر کیوں نہ انسان اپنی جان اور اپنی ہر ایک چیز کو خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف کرے۔ تاکہ اسے ہمیشہ کی زندگی۔ اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل ہوں:۔

جماعت احمدیہ پر آج کل شدائد و مصائب کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ اور دشمنانِ احمدیت پورے زور کے ساتھ یہ ارادے لے کر نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ وُہ احمدیت کو کچل دیں گے۔ چونکہ احمدیت وُہ حقیقی اسلام ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم کیا۔ اس لئے اس کی حفاظت میں ہم ہر رنگ کی تکالیف برداشت کرکے اور ہر قسم کی مصیبتیں اپنے نفس پر وارد کرکے وُہ مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ جو صحابہ کرام نے حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر خدا تعالےٰ نے پھر پہلے دور کو دُہرایا ہے۔ اور پھر ہمارے لئے اس بات کا موقعہ پیدا کیا ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر قسم کی مصائب جھیل کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائیں۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب کے بہترین مقامات حاصل کریں۔ پس ہمیں ان مصائب کو استقلال سے برداشت کرنا چاہیئے اور ان حالات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جن میں صحابۂ کرام رضؓ نے اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا فرض ادا کیا:۔

اشاعت ہائے ماسبق میں صحابۂ کرام کی قربانیوں کا کسی قدر نمونہ پیش کیا جاچکا ہے اسی سلسلہ میں بعض اور واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے فرزند ہالہ رضؓ پر دشمن ایک دفعہ تلوارلے کر ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ تلواروں سے ان کا قیمہ کردیا۔ سمیہ رضؓ حضرت عمارؓ کی والدہ ابوجہل کی برچھی کھا کر شہید ہوئیں۔ حضرت یاسر رضؓ کفار کے ہاتھ سے اذیت اٹھاتے اٹھاتے فوت ہوئے۔ حضرت خبیب رضؓ نے سولی پر جان دی حضرت زید رضؓ کی گردن تلوار سے اڑائی گئی حرام بن ملحان اور ان کے ۶۹۔ رفقاء نے بئر معونہ پر عقبہ۔ اور علل اور ذکوان قبائل کے ہاتھوں بے کسی کے ساتھ جام شہادت پیا۔ واقعۂ رجیع میں حضرت عاصمؓ۔ اور ان کے سات رفیقوں کے بدن بنو لحیان کے سو تیراندازوں کے تیروں سے چھلنی ہوئے۔ ۷ھ میں ابن ابی العوجاء کے ۴۹ ساتھی قبیلۂ بنو سلیم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت کعب بن عمر غفاری مع اپنے ساتھیوں کے ذات الطلاح کے میدان میں شہید ہوئے:۔

یہ تو ان چند خوش نصیب ہستیوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے جام شہادت پیا۔ ان کے علاوہ ایسے انسان بھی تھے۔ جو صبر و استقلال کے ساتھ سالہاسال تک انتہائی مصائب برداشت کرتے رہے۔ جنہوں نے آگ کے شعلوں۔ اور گرم ریت کے فرش پر راحت محسوس کی۔ جن کے سینوں پر گرم پتھروں کی سلیں رکھی گئیں۔ جنہیں گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا۔ مگر اس وقت بھی ان کی زبان پر اللہ اور اس کے رسُول کا ہی نام تھا۔ شعب ابی طالب کی قید میں تین برس تک جن صحابہ کو قید رکھا گیا۔ انہوں نے درختوں کے پتے کھا کھا کر زندگی بسر کی سعد وقاص کہتے ہیں۔ کہ ایک رات بھوک کی شدت میں ایک سوکھا چمڑا مل گیا۔ تو اسی کو دھو کر آگ پر بھون کر اور پانی میں بھگو کر کھا لیا۔ عتبہ بن غزوان کہتے ہیں۔ کہ درختوں کے پتے کھا کھا کر ہمارے مونہہ زخمی ہو گئے۔ خباب جب اسلام لائے تو کافروں نے ان کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹائے رکھا۔ یہاں تک کہ کوئلے ان کی پیٹھ کے نیچے ٹھنڈے ہو گئے۔ حضرت زبیر رضؓ کو ان کے چچا چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتے۔ حضرت سعید بن زید رسیوں میں باندھ کر پیٹے جاتے۔ حضرت عثمان کو بھی ان کے چچا نے باندھ کر مارا۔ حضرت صہیب کو کفار اس قدر اذیت دیتے کہ ان کے حواس مختل ہو جاتے۔ جب انہوں نے مدینہ کو ہجرت کرنی چاہی۔ تو قریش نے کہا۔ اپنا سارا مال و متاع چھوڑ جاؤ۔ تو جاسکتے ہو۔ انہوں نے نہایت خوشی سے منظور کیا۔

یہ تو مردوں کا حال تھا۔ خدا تعالےٰ نے عورتوں کو بھی اس قدر حوصلہ۔ اور قوت عطا کی۔ کہ انہوں نے بھی دین کے لئے بڑی بڑی تکالیف نہایت استقلال کے ساتھ برداشت کیں:۔

لبینہ ایک کنیز تھیں۔ جن کو اسلام لانے کی وجہ سے حضرت عمر زمانۂ جاہلیت میں مارتے مارتے تھک جاتے۔ تو کہتے۔ میں نے تجھ کو رحم کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اس لئے چھوڑا ہے۔ کہ تھک گیا ہوں۔ وُہ نہایت استقلال سے جواب دیتیں۔ اگر تم اسلام نہیں لاؤ گے۔ تو خدا اس کا انتقام لے گا۔ زنیرہ حضرت عمر کے گھرانے کی کنیز تھیں ابوجہل نے ان کو اس قدر مارا۔ کہ ان کی آنکھیں جاتی رہیں۔ نہدیہ۔ اور ام عبیس نے اسلام لانے کی وجہ سے سخت سے سخت مصیبتیں جھیلیں:۔

یہ ان مظالم اور سفاکیوں کا نمونہ ہے۔ جو کفار نے مسلمانوں پر کیں۔ یہ وُہ کپکپا دینے والے واقعات ہیں۔ جو قرنِ اول کے مسلمانوں کو پیش آئے۔ یہ وُہ لرزہ براندام کر دینے والے سانحات ہیں۔ جنہیں دلاورانِ اسلام۔ اور دختران امت محمدیہ نے بخندہ پیشانی برداشت کیا۔ اور ایک مسلمان بھی راہ حق سے متزلزل نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ ایک نصرانی مورخ کو اس حیرت انگیز صبر و استقلال پر انگشت بدندان ہو کر لکھنا پڑا:۔

"عیسائی اس کو یاد رکھیں۔ تو اچھا ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے مسائل نے وُہ درجہ نشۂ دینی کا آپ کے پیرؤں میں پیدا کیا جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے . . . . جب حضرت عیسےٰ ؑ کو سُولی کے لئے لے گئے۔ تو ان کے پیرو بھاگ گئے۔ ان کا نشۂ دینی جاتا رہا۔ اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے . . . . برعکس اس کے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پیرو اپنے پیغمبر کے گرد ہر موقعہ پر جمع رہے۔ اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کیا" (اپالوجی گاڈفری ہیگنس ترجمہ اردو صفحہ ۶۶ و ۶۷ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء)

ہر احمدی کو صحابۂ کرامؓ کے ان واقعات کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور ہمت و استقلال کا وُہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو صحابہ نے دکھایا۔ مومن کے سامنے دنیا کی تکالیف اور مصائب حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں۔ جبکہ ساری کی ساری دنیا و مافیہا کو وُہ اپنے اور اپنے خدا کے درمیان ایک آڑ سمجھتا ہے دراصل دُنیا کی تکالیف مومن کے لئے وُہ چارہ ہوتی ہیں۔ جس کے بعد وُہ اپنے محبوب حقیقی کا مقرب بن جاتا۔ اور منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے:۔

پس عزم و استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ اور دُنیا کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں ہم ہر مصیبت بخوشی اٹھانے کے لئے تیار ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے تمام افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے اچانک۔ بزدلانہ اور اور قاتلانہ حملہ کی خبر سُن کر سخت قلق ہوا ہے۔ اس کو ایسی جرأت احراریوں کی انگیخت اور بعض افسروں کے احمدیوں کے خلاف معاندانہ رویہ اور ان کی احراری شرانگیزوں سے مُعاونت کی وجہ سے ہوئی ہے ہم پُر زور طریق پر حکومت پنجاب کی توجہ اس نہایت شرمناک جرم کی طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوری اور مؤثر تدابیر عمل میں لائے۔

۲۔ احمدیہ جماعت ایبٹ آباد کے جملہ افراد یقین رکھتے ہیں۔ کہ احراریوں کی قادیان میں آنے کی واحد غرض قانون کا احترام کرنے والی جماعت کے خلاف شرانگیزی پیدا کرنا ہے اس لئے ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وُہ احراری فتنہ پردازوں کی شرارتوں کو روکنے کا انتظام کرے۔

۳۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب نے احمدیوں کی جائز اور بڑھتی ہوئی شکایات کی طرف کوئی التفات نہیں کیا اور یہ امر احمدیوں کی مایوسی کا باعث ہو رہا ہے۔ اور وہ اس بات کا یقین کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں ایسے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔ جن کا ہز میجسٹی ملک معظم کی وفادار رعایا کو پورا پورا حق حاصل ہے۔ (سکرٹری انجمن احمدیہ ایبٹ آباد)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

۹ جولائی مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب امیر جماعت انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک اہم جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا یہ اجلاس اس امر کے متعلق نہایت افسوس اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ایک احراری نے ہمارے سید و آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر راہ چلتے ہوئے لاٹھی سے نہایت ظالمانہ حملہ کیا۔ اس واقعہ کے اثر سے ہر احمدی کا دل مجروح اور بے حد مضطرب ہے۔ جماعت کو اس امر کا بھی بید افسوس ہے۔ کہ باوجود یکہ ایسے متعدد واقعات کے متعلق حکومت کے ذمہ وار حکام کو توجہ پر توجہ دلائی جارہی ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس بڑھتے ہوئے فتنہ کے سدِ باب کے لئے اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اشرار کی شرارتیں روز بروز اس قدر بڑھ رہی ہیں۔ کہ اب وہ سلسلہ احمدیہ کے واجب الاحترام بزرگوں پر بھی سفاکانہ حملے کرنے سے نہیں چُوکتے۔ لہٰذا جماعت کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے مؤدبانہ مگر پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حملہ کرنے والے احراری کو ایسی عبرت ناک سزا دی جائے۔ کہ دوسرے فتنہ پردازوں کو مزید شرارت کرنے کی جرأت نہ رہے۔ گورنمنٹ پر واضح رہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس کی پُر امن۔ وفادار اور اطاعت گزار رعایا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اگر یہ خاموشی بدستور جاری رہی۔ تو یہ ایسے خطرناک نتائج پیدا کردیگی۔ کہ خود حکومت کے لئے بھی بے حد مشکلات کا سامنا ہوگا۔ قرار پایا۔ کہ یہ قرارداد بذریعہ تار حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کی جائے۔ نیز حضور گورنر صاحب پنجاب اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع گورداسپور کی خدمت میں بذریعہ تار بھیجی جائے۔

۲۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی خدمت میں اس تکلیف پر دلی ہمدردی اور دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ جو آپ کو ایک سیاہ باطن احراری کے کمینہ حملہ سے پہونچی۔ نیز یہ اجلاس اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ آپ کے لئے اور تمام خاندانِ نبوت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہے۔ قرار پایا۔ کہ اس قرارداد کی ایک ایک نقل حضرت ام المومنین۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کی جائے (سیکرٹری تالیف و اشاعت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

۱۰ جولائی انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب شیخ عبد العزیز صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سے ایک غنڈے احراری کے کمینہ اور بزدلانہ حملے پر جو اس نے قادیان کی مقدس سرزمین میں دن دہاڑے آنجناب پر بذریعہ لاٹھی کیا۔ اپنی مخلصانہ دلی عقیدت اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس احراری کے اس ناپاک فعل کو بے انتہا نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ حکومت کی اس طویل خاموشی کو کہ باوجود اس کے کہ احمدیوں پر عرصہ دو سال سے انتہائی مظالم ہو رہے ہیں۔ اور احمدیہ جماعت اپنے واجب الاحترام امام کی ہدایات کے ماتحت نہایت پُر امن طریقے سے ان تمام ظالمانہ کارروائیوں کو جو حکامِ ضلع اور رعایا کے ایک ذلیل ترین طبقہ کی طرف سے کی جارہی ہیں۔ نہایت صبر سے برداشت کرتی چلی آرہی ہے اور باوجود اس کے کہ تمام جائز ذرائع دادخواہی کے استعمال کر چکی ہے۔ اور بار بار حکومت کو توجہ دلا چکی ہے۔ کہ ان مظالم کی روک تھام کے لئے مناسب کارروائی کرے۔ مگر حکومت خاموش ہے۔ نہایت تعجب انگیز سمجھتا ہے۔ اور برطانوی انصاف کی سابقہ روایات کے منافی خیال کرتا ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ ذمہ وار حکام معاملہ کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور دُنیا پر ظاہر کردیں۔ کہ سرزمین پنجاب پر غنڈا پارٹی کی نہیں۔ بلکہ برطانیہ کی حکومت ہے۔ ورنہ ان حد درجہ دل آزار اشتعال انگیزیوں اور ناقابلِ برداشت مظالم کی وجہ سے اگر ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور اسکے ان عاقبت نااندیش عمال پر ہوگی۔ جنہوں نے اپنی غفلت شعاری سے احمدیوں کے صبر و سکون کے لبریز پیمانہ کو چھلکنے پر مجبور کردیا۔

۳۔ یہ جلسہ قادیان کے بیکس اور بے بس احمدی احباب سے جو اس بیسویں صدی اور نام نہاد تہذیب کے عروج کے زمانہ میں جانی مالی اور ننگ و ناموس کے نہ صرف خطرات میں مبتلا ہیں۔ بلکہ عملی رنگ میں آئے دن ان خطرات کا تختہ مشق بنائے جارہے ہیں۔ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (چودھری کار حیم بخش سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

لجنہ اماء اللہ اٹھوال

۱۲ جولائی۔ بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ اٹھوال ضلع گورداسپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان بخش صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) ۸ جولائی کو قادیان میں ہماری ایک واجب الاحترام ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک کینہ خصلت احراری نے جو حملہ کیا ہے۔ اس سے ہمارے جذبات کو سخت ٹھیس لگی ہے۔ اور ہم سمجھتی ہیں۔ کہ احراریوں کی طرف سے یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں حکومت کے بعض کوتہ اندیش حکام کا ہاتھ ہے۔ اگر حکام متعلقہ شروع سے ہی اس فتنہ کو مٹانے کی کوشش کرتے۔ تو آج یہ الم ناک حادثہ رونما نہ ہوتا۔ یہ جلسہ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکام متعلقہ کو تبدیل کر کے اس فتنہ کا انسداد کرے۔ نیز حملہ آور کو قرار واقعی سزا دے کر برطانوی عدل و انصاف کا ثبوت دے۔

(۲) یہ جلسہ کینہ خصلت احراری کے اس فعل کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سے اظہار ہمدردی کرتا اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری مقدس ہستیوں کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔

خاکسار:۔ منیر بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ

نیشنل لیگ بھیرہ

۱۳ جولائی۔ مسجد احمدیہ نور میں احمدیہ نیشنل لیگ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب منعقد ہوا جس میں تقریباً ۲۰۰ اصحاب بحیثیت نمائندہ موجود تھے۔ صدر نیشنل لیگ نے ایک مختصر سی تقریر احراریوں کے صبر شکن مظالم اور گورنمنٹ کی ناعاقبت اندیشانہ لاپرواہی پر کی۔ اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کے حالات جب سنائے گئے۔ تو اہل مجلس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تلقین صبر کی زنجیروں نے مجمع کو سوائے اپنے مالک حقیقی کے آگے آہ و فغاں کرنے کے بالکل ساکن رکھا۔ بعد ازاں صدر نیشنل لیگ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کئے۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ اجلاس گورنمنٹ انڈیا و گورنمنٹ پنجاب کی احرار کے اس مذموم فعل کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔ جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب جیسی مقدس ہستی پر قاتلانہ حملہ کر کے تمام جماعت احمدیہ کے جذبات اور پیمانہ صبر کو بے باکی کے ساتھ چور چور کرنے کی انتہائی کوشش کی صورت میں رونما ہوا ہے۔ اگر گورنمنٹ اپنے فرائض منصبی کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہے تو ہم ممنون ہوں گے۔ اگر گورنمنٹ ایک کھلا اعلان کر دے کہ جماعت احمدیہ خود حفاظتی کی تدابیر خود اختیار کرے۔

۲۔ برٹش امپائر کے عدل و انصاف اور رواداری کی روایات کو گورنمنٹ انڈیا و پنجاب کا فرض ہے۔ کہ زندہ رکھے۔

۳۔ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ کہہ کر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ کہ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین نیز حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی طرح ہمارے دل بے قرار ہو کر پکار رہے ہیں کہ ہم حضرت موسیٰ کی قوم کا سا جواب دینے والے نہیں۔ بلکہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

صدر احمدیہ نیشنل لیگ بھیرہ

نیشنل لیگ ڈیرہ دون

نیشنل لیگ ڈیرہ دون کا ایک اجلاس زیر صدارت خواجہ غلام نبی صاحب ۱۱ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ نیشنل لیگ ڈیرہ دون کا یہ اجلاس اس بزدلانہ حملہ کو جو ایک احراری نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کیا سخت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا اور احراریوں کے پرفتنہ و فساد رویہ کی جو انہوں نے قادیان میں اختیار کر رکھا ہے۔ پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ برطانوی انصاف کو قائم رکھتے ہوئے احراریوں کی فتنہ پردازی کے انسداد کی طرف متوجہ ہو۔

۲۔ احراریوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے جان سے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا ہے۔ ورنہ ہر احمدی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کے لئے اپنی جان قربان کر دینا عین سعادت خیال کرتا ہے۔

۳۔ ہمیں حکومت سے جائز شکوہ ہے کہ باوجودیکہ بار بار گورنمنٹ کو احراریوں کے قادیان میں فساد برپا کرنے کے متعلق توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر حکومت نے اس بارے میں قابل افسوس سکوت اختیار کر رکھا ہے جس سے روز بروز احراریوں کی نازیبا حرکات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

سکرٹری نیشنل لیگ ڈیرہ دون

نیشنل لیگ لدھیانہ

۱۲ جولائی۔ نیشنل لیگ لدھیانہ کا اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا اور باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

۱۔ نیشنل لیگ لودھیانہ احراریوں کی اس کمینہ حرکت پر اظہار نفرت کرتی ہے۔ کہ ایک احراری غنڈے نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ۸ جولائی کو وحشیانہ حملہ کیا۔ احراریوں کے اس فتنہ کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتی ہوئی نیشنل لیگ صدائے احتجاج بلند کرتی ہے اور گورنمنٹ پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی قدیم روایات کے مطابق عدل و انصاف کا بین ثبوت دے کر ان فتنوں کا فوری انسداد کرے۔

۲۔ نیشنل لیگ لدھیانہ ہز ایکسی لنسی سے مؤدبانہ مستدعی ہے۔ کہ قانون کی اس طرح بے حرمتی کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کریں۔

سکرٹری نیشنل لیگ لدھیانہ

نیشنل لیگ اٹھوال

۱۰ جولائی کو نیشنل لیگ ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب صدر لیگ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) نیشنل لیگ اٹھوال کا یہ جلسہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر اور ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ ۸ جولائی کو قادیان میں ہماری ایک مقدس ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری نے جو حملہ کیا ہے۔ اس المناک واقعہ سے ہمارے قلوب بہت بری طرح مجروح ہوئے ہیں اور اس ناقابل برداشت صدمہ کی وجہ سے ہمارے لئے جذبات کو قابو میں رکھنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اگر ان حالات میں کوئی ناگوار واقعہ ظہور میں آیا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری بعض حکام متعلقہ پر عائد ہوگی۔ جنہوں نے احراری فتنہ پردازوں کی خلاف امن۔ خلاف مذہب اور خلاف حکومت حرکات کی طرف بارہا توجہ دلائے جانے کے باوجود نہ صرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ ان کی علانیہ حوصلہ افزائی کر کے احمدیوں کے لئے مشکلات پیدا کرتے رہے ہیں۔ موجودہ صورت حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ احراریوں کی یہ بڑھتی ہوئی دلیری بھی بعض افسران کی شہ پر ہے۔ ورنہ ملک معظم کی عادل حکومت میں احراریوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی۔ یہ جلسہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے صاحب بہادر سے توقع رکھتا ہے۔ کہ وہ ہمیں کس مپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑیں گے۔ بلکہ ہمارے جائز مطالبات پر غور فرما کر جماعت احمدیہ کی مشکلات کا سدباب فرمائیں گے۔ تاکہ موجودہ کشیدگی تباہ کن صورت نہ اختیار کرے (۲) یہ جلسہ احراری حملہ آور کے خلاف نفرین اور ملامت کی تجویز پاس کرتا ہوا حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) روما کی لاٹھی اور حبشہ کی بھینس (۲) لیگ میں ہندوستانی نمائندے (۳) قادیان اور لاہور

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے دنیا میں بہت عروج دیا۔ اور جنہوں نے اپنے نیک و بد کے نقوش زمانہ کی ریت پر چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک رومن قوم بھی ہے۔ جس کی ذریت اور جانشین موجودہ اطالوی قوم اور اٹلی کی سلطنت ہے۔ ان کے عروج کی حالت میں خدا تعالےٰ نے ان کو لوہے کی سلطنت کہا۔ اس کی مشرقی مغربی تقسیم کا نام دو ٹانگیں رکھا۔ اور اسکی کمزور حالت کو لوہے اور مٹی کی ۱۰ انگلیاں فرمایا۔ اور آلہ تباہی کا نام غیر تراشیدہ پتھر رکھا۔ (دانیال ۲، ۳۳۔۴۵) روم نے طاقت کے وقت ظلم کئے۔ اور یہ روم کی ہی لاٹھی تھی۔ جس کی ضربات سے ملول ہوکر برطانوی ملکہ بوڈیشیا کے وفادار بیشوا نے اپنے کسی کشف کی بناء پر کہا تھا۔ "ملکہ! ان مظالم کی وجہ سے جو تم پر کئے گئے ہیں روما تباہ ہوگا۔" یہ پیشگوئی اسلامی فتوحات نے پوری کی۔ پھر خدا تعالےٰ نے روم کی سلطنت کا ہم پلہ ملکہ بوڈیشیا کی قوم کو بنا دیا۔ روم اب پھر بڑا بننا چاہتا ہے۔ روم کا قائد اعظم مسولینی اطالیہ کو کوہ اطلس سے عدیس آبابا تک اور مالٹا سے عدن تک اور بحرا بیض متوسط اور بحیرۂ قلزم کے ہر دو سواحل کی مالک دیکھنے کا متمنی ہے۔ مسولینی ارادوں کا پکا ہے اس کے طیارہ پر حال ہی میں بجلی نے گرکر ایک انجن خراب کر دیا۔ مگر انتباہ سے لاپروا ہوکر دوسرے انجن سے سفر طے کرکے توپ پر کھڑے ہوکر اٹلی کے وزیر اعظم نے اپنی لاٹھی کو حبشہ کی بھینس پر چلانے کا اعلان کر دیا۔ اٹلی کے نمائندوں نے جو جنیوا میں وقت گزار رہے تھے۔ صلح کی گفتگو کو ٹھکرا دیا یورپ کی قوموں نے حبش کو اسلحِ حرب فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ سویڈن نے ابی سینیا کو ہوا باز بہم پہنچانے سے معذرت کر دی۔ فرانس نے اپنے خفیہ معاہدہ کا اظہار کر دیا۔ انگریز کچھ کشمکش صلح اور لیگ کے نام سے جاری رکھ رہے ہیں۔ کچھ نہر سویز کے لیگ کی دفعہ ۲۰ کے ماتحت بند کرنے کا شور ہوا۔ مگر نہر کی کمپنی کا قریباً تمام سٹاف فرنچ اور کمپنی کا صدر مقام پیرس ہے۔ اس لئے یہ کھیل بنتا دکھائی نہیں دیتا۔ جرمنی ترکی و جاپان ابی سینیا سے دور۔ امریکہ کو افریقین یورپین معاملات میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ اور جاپان سے رقابت بھی ہے۔ اور شہنشاہ جاپان حبشہ کا رشتہ دار ہے۔ اس لئے اٹلی کی آواز ہر روز اونچی اور لاٹھی بلند ہو رہی ہے مسولینی کے لڑکے ۱۷ و ۱۹ سال کے عمر کے ہوائی جہازوں میں رضا کار ہوکر مشرقی افریقہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔ اٹلی کے شاعر قومی ترانہ ہائے جنگ موزون کر رہے ہیں۔ تمام اٹلی کو جنگ کا بخار چڑھ چکا ہے۔ وہ ۱۸۹۶ء کی شکست ادووا کا۔ جس میں اٹلی نے ساڑھے چھ ہزار مقتول اور ۲۵۰۰ قیدیوں کا نقصان اٹھایا تھا۔ اب بدلہ لینا چاہتی ہے۔ مسولینی فرماتے ہیں۔ کہ روم نے کبھی سیاہ لوگوں سے شکست نہیں کھائی۔ اور اطالین شاعر گبرئیل ڈی انزیو گاتے ہیں۔ "اٹلی والو! تم فتح کے لئے جا رہے ہو۔ ہماری نئی عظمت کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک وحشیوں اور انکے حلفا (Allies) پر حقیقی رومن غلبہ حاصل نہ کرلیں۔" ملکہ سبا کا فرزند تثلیث کا حامی شاہ ثلاثی سیاہ بھینس کی طرح لاٹھی اور پوپ روم کے ہموطن لاٹھی والے کو دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کمزور اور غریب سے انصاف کے لئے تیار نہیں۔ اس وقت بظاہر حبش کا کوئی سامتی نہیں۔ اسلام کے قدیم دوست کے ملک پر شاہ سنجاشی کی قوم پر طرابلس کے مسلمانوں کے خون ناحق سے رنگین ہاتھ حملہ کرنے والے ہیں۔ دنیا میں کوئی آواز اٹلی کے خلاف نکلتی ہوئی سنائی نہیں دیتی۔ جرمنی کی خاموشی سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ ہٹلر کی طرف ہٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اٹالین شاعر کا گیت بتاتا ہے۔ کہ ابی سینیا کا کوئی مددگار نہیں۔ برطانوی دارالعوام کی بحث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز من حیث القوم ابی سینیا میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور برطانیہ کی سرکاری آواز گو اٹلی کی شکایات کا وزن تسلیم کرتی ہے مگر ان کو جنگ کے لئے تیاری وحملہ کے اسباب قرار دینے پر متفق نہیں۔

پھر کیا ہوگا؟ کیا اٹلی حبش کو ہضم کر جائیگا کیا ابی سینیا کی بھینس بلا مقابلہ لاٹھی والے کی ہو جائے گی۔ بظاہر یہ ممکن نہیں دکھائی دیتا۔ بھینس کے سر پر سینگ ہیں۔ اس کی افواج تیاریٔ جنگ میں معروف ہیں۔ مصر و سوڈان کے نام پر ابھی تک لیگ کے پادریوں کے ذریعہ برطانوی حکمت عملی کچھ نرم گرم باتیں کر رہی ہے۔ اور حبش کو کچھ حمائتیوں کی امید ہے۔ لیکن پردہ کے پیچھے سے جو آواز آرہی ہے۔ اس میں جھیل تانا کے بند باندھنے کا ٹھیکہ اور نیل ارزق کے پانیوں کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ غریب کی حمائت کی بجائے تجارتی پہلو غالب آجائے۔ اور اٹلی کو ارٹیریا سے اٹالین سومالی لینڈ تک کا علاقہ دلا دیا جائے۔ یا کچھ علاقہ دلا دیا جائے باقی پر "زیر حفاظت اطالیہ" کا اعلان کرا دیا جائے۔ اور اس کے معاوضہ میں مغربی ابی سینیا میں نیل ارزق کے منبع اور جھیل تانا کے علاقہ کو برطانوی زیر حفاظت قرار دے کر باہمی سمجھوتہ ہو جائے۔ اس طرح حبش کے حمائتیوں کی خاموشی عمل میں آجائے۔ اور جنگی لاٹھی اسی کی بھینس کی مثال اس ظالم و مظلوم کی جنگ پر صادق آجائے۔ مگر قرائن ہیں۔ کہ وہ لاٹھی جس میں آواز نہیں آسمانی ہاتھ سے اٹھ جائے اور اسطرح مسولینی اور اس کی لاٹھی ٹوٹ جائے۔ ثلاثی بھینس بچ جائے۔ روم تباہ اور حبش محفوظ ہو جائے۔

(۲)

جینوا کی کاغذی لیگ آف نیشنز کا جو آئندہ اجلاس ہوگا۔ اس میں مسلمان قوم کے مسلمہ لیڈر سر آغا خاں اور سر میاں پوجیہ بیپنا وزیر اعظم اندور ہونگے۔ ہم ذاتی واقفیت کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی سیاسی مفاد کا دیانتدار اور صاحب وجاہت و تجربہ کار نمائندہ دوسرا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی بیپنا جی سے بڑھ کر ہندو مہاسبھا دوسرا ہندو تلاش کرسکتی ہے۔ مؤخر الذکر کو ان کے ٹھوس اور خاموش کام کی وجہ سے جو فوقیت حاصل ہے۔ اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں دونوں ہستیاں حقیقتاً نمائندہ ہیں۔ بہر حال ہر دو معزز ہندوستانی قومیت کے ستون ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لیگ کے اجلاس میں ہندوستان کی نمائندگی اب کی مرتبہ حقیقی معنوں میں نمائندہ ہوگی

(۳)

لاہور کی زیر زمین آتشین رَو نے شہید گنج کی مسجد کے جھگڑے کی شکل اختیار کرکے آنے والے خطرناک زلزلہ سے غافل ناشکر گزار مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ اور دکھا دیا ہے کہ (۱) احرار تمہارے کیسے دوست ہیں۔ (۲) حکومت بجائے امن اور قانون کی حمائت اور قبضہ کی حفاظت کے لئے اگر چاہے تو کیا کچھ کرسکتی ہے (۳) تمہارے پڑوسی اپنی تنظیم اپنی ہٹ اپنی سیاسی برتری جتانے کے لئے کیا طریق عمل اختیار کرسکتے ہیں۔

جہاں مسلمان قوم پر مذکرہ بالا امور واضح ہوگئے۔ وہاں قادیان کی سو فی صدی تعلیم یافتہ منظم آبادی پر کھل گیا ہے۔ کہ سکھوں کی مالکانہ قابضانہ حیثیت کو حکومت کی فوج پولیس کے ذریعہ ۸ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کے مقابلہ میں محفوظ کر دیا۔ لیکن قادیان کے مالک اپنی مقبوضہ زمینوں پر عیدگاہ پر دیوار و مکانات پر اختیار نہیں رکھتے۔ غنڈوں اور سزایافتہ مسلح اشرار کے مقابلہ میں جو طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس لئے ہتھکڑی لگاکر گرفتار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ محض نہتے صرف فوٹو لے رہے تھے۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نہیں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نہیں۔ انسپکٹر نہیں۔ سب انسپکٹر بھی نہیں۔ بلکہ عالی جناب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس فرماتے ہیں۔ "ہم گولی چلا دیں گے۔" قادیان کے رؤسا کو باہر سے آئے ہوئے مفسد سر بازار گالیاں دیتے۔ قادیان کے مالکوں پر قاتلانہ حملہ کرتے۔ اور حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ کیا ہم یونین جیک کے زیر حفاظت نہیں؟ پھر یہ طریق عمل کیوں؟

سلسلۂ اشاعت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک ارادے

اور

ہمارا فرض

آج مجھے ایک دوست محمد ابراہیم صاحب عابد مینیجر سنگر سیونگ مشین کمپنی وزیرآباد کا خط ملا۔ جسے پڑھکر میں بہت متاثر ہوا۔ اس خط کو پڑھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت کے بارے میں وہ پاک خواہشیں مجھے یاد آئیں جو حضور کے اپنے الفاظ میں احباب کی یاد دہانی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ مشارٌ الیہ کے خط کا مضمون یہ ہے۔ کہ خطبہ جمعہ کی پچاس کاپیاں پہونچیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بندہ قیمتاً لوگوں کو نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہاں سخت مخالفت ہے۔ اگر لوگ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر مفت ہی پڑھ لیا کریں۔ تو بھی خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ اور غنیمت ہے "...... پوسٹروں کے پھاڑنے اور مخالفت کا ذکر کرنے کے بعد یہ دوست لکھتے ہیں۔ مجھ سے پندرہ آنے ان کی قیمت لینا چاہیں۔ تو وہ لے لیں۔ مگر وہ بک نہیں سکتے۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی مشکل کے پیش نظر فرماتے ہیں "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمِ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آئیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس مدعا کا بوجہ اکمل و اتم اس طور سے حاصل ہونا ہرگز ممکن نہیں۔ کہ ہم ہمیشہ یہی امر پیش نہاد خاطر رکھیں۔ کہ ہماری کتابیں فروخت کے ذریعہ سے شائع ہوتی رہیں۔ اور محض فروخت کے طور پر کتابوں کو شائع کرنا اور نفسانی ملونی کی وجہ سے دُنیا کو دین میں گھسیڑ دینا نہایت نکما اور قابل اعتراض طریق ہے۔ جس کی شامت کی وجہ سے نہ ہم جلدی سے اپنی کتابیں دُنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ اور نہ کثرت سے وہ کتابیں لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ جس طرح ہم مثلاً ایک لاکھ کتاب کو مفت تقسیم کرنے کی حالت میں صرف بیس روز میں وہ سب کتابیں دور دور ملکوں میں پہونچا سکتے ہیں۔ اور عام طور پر ہر ایک فرقہ میں اور ہر ایک جگہ پھیلا سکتے ہیں۔ اور ہر ایک حق کے طالب اور راستی کے متلاشی کو دے سکتے ہیں۔ ایسی اور اس طرح کی اعلےٰ درجہ کی کارروائی قیمت پر دینے کی حالت میں شاید بیس برس کی مدت تک بھی ہم نہیں کر سکیں گے۔ فروخت کی حالت میں کتابوں کو صندوقوں میں بند کر کے ہم کو خریداروں کی راہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کب کوئی آتا ہے۔ یا خط بھیجتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس انتظارِ دراز کے زمانہ میں ہم آپ ہی دُنیا سے رخصت ہو جائیں۔ اور کتابیں صندوقوں میں بند کی بند ہی رہیں"

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مفت اشاعت کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے ۱۹۳۳ء کی مجلس مشاورت میں جماعتہائے احمدیہ کے نمائندگان کے سامنے حالات رکھے تھے۔ جس پر انہوں نے بالاتفاق تجویز کی۔ کہ مبلغ دو ہزار روپیہ اس ضرورت کے لئے وقف رکھا جائے۔ اس میں سے ۱۲۰۰ روپیہ جماعتوں کے ذمہ ڈالا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی اس تجویز کو منظور فرمایا۔ اور اس وقت سے نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنی بساط کے مطابق اور تقاضا ئے حالات کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو مختلف پیرایوں میں تبلیغی دو ورقہ کی شکل میں پیش کر رہی ہے۔ تا حضور کی مذکورہ بالا پاک خواہش پوری ہو۔ اور جس قدر جلد ہو سکے۔ ہم اپنے اس فرض کو ادا کر سکیں جو اللہ تعالےٰ نے یہ کہکر کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" ہم پر عائد کیا ہے۔ تبلیغی دو ورقہ کوئی بڑی قیمت نہیں چاہتا۔ ایک ایک پیسہ یا دھیلا دھیلا بھی ماہوار اگر دوست اپنے دوستوں سے جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ تو ہم صرف پنجاب سے ایک معتد بہ رقم جمع کر سکتے ہیں۔ جس سے ہم مفت اشاعت کی مد کو نہایت خوبی سے چلا سکتے ہیں۔

مگر مجھے گلہ ہے اپنے ان کارکنوں سے جنہیں سکرٹریان تبلیغ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہر مہینے میں میری طرف سے انہیں مفت اشاعت کے لئے ٹریکٹ اور اشتہار اور پوسٹر بھیجے جاتے ہیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

عُہدیداران جماعت کا قومی اور ملی فرض

جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش انگیزی اور فتنہ خیزی ان دنوں کی جا رہی ہے۔ اس سے ہر احمدی آگاہ ہے۔ اس وقت ضروری ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کی کشتی کو اس طوفان میں سے نہ صرف صحیح و سلامت گزار کرلے جانے بلکہ کامرانی کا جھنڈا لہرانے کے لئے جو انتظامات فرما رہے ہیں۔ ان سے جماعت کا ہر ایک فرد آگاہ ہو۔ جب تک حضور کے ارشادات کا ایک ایک لفظ جماعت احمدیہ کے چھوٹے بڑے مرد و عورت کے کانوں تک نہ پہونچے اس وقت تک جماعت نہ تو پیش آمدہ خطرات سے پوری طرح آگاہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ اور چونکہ حضور کے ارشادات جماعت تک پہونچانے کا واحد ذریعہ اخبار "الفضل" ہے۔ اس لئے "الفضل" کی اشاعت میں توسیع عہدیداران جماعت احمدیہ کا قومی اور ملی فرض ہے۔ ہر جماعت میں جو دوست اخبار خرید سکتے ہوں عہدیداروں کا فرض ہے۔ کہ انہیں خریداری پر آمادہ کریں اس کے علاوہ الفضل کے اشاعت فنڈ کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ان سب سے ضروری امر یہ ہے۔ کہ اپنے ہاں الفضل کے پرچے ایجنٹوں کے ذریعہ فروخت کرانے کا انتظام کریں۔ (مینیجر)

اشتہارات کے لئے بہترین موقعہ

خدا کے فضل سے جس دن سے "الفضل" روزانہ ہوا ہے۔ اس کی اشاعت میں کافی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اب پہلے کی نسبت ڈیڑھ گنا چھپتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اشتہارات کی اجرت میں کمی کردی گئی ہے۔ تا دوست زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لئے جو اصحاب اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے اس رعائت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جلد معاملہ طے کرلیں۔ اشتہار دینے والے اصحاب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ "الفضل" کے ایک ایک لفظ کو ہزاروں مرد و عورت پوری توجہ سے پڑھتے ہیں۔ اس لئے اشتہار کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

انسپکٹرس کی ضرورت

گذشتہ پرچہ میں جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کے متعلق لکھا جاتا ہے۔ کہ صرف بی۔ اے نہیں بلکہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا بی۔ اے۔

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

حسب دستور جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ ۴ تا ۷ جولائی ۱۹۳۵ء بمقام احمدیہ جوبلی ہال منعقد ہوتا رہا۔ وقت ۴½ بجے شام سے مغرب تک مقرر تھا۔ قبل از وقت اخبارات میں یہ خبر شائع ہوگئی تھی۔ کہ تواریخ مقررہ میں احمدیوں کی جانب سے عظیم الشان تبلیغی جلسے ہونگے۔ احمدیوں نے بھی دیواروں پر پوسٹر لگا کر اور ہینڈبل تقسیم کرکے اپنے جلسہ سالانہ کی کافی تشہیر کی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ معززین کو دعوتی خطوط روانہ کرکے مدعو کیا گیا۔ جلسہ کے ایام میں شائقین کی شمولیت سے ہال کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ بالخصوص آخری روز اس کثرت سے ہجوم ہوا۔ کہ منتظمین کو اندیشہ ہوا کہ کہیں معزز مہمانوں کو قلت گنجائش کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ احمدیت کی جانب۔ یہ رجوع خلق سعید ارواح کی کشش کی دلیل ہے۔

پہلے روز محمد عبد القادر صاحب صدیقی نے "مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور اس کا علاج" پر۔ اور مولوی بہاء الدین خان صاحب مولوی فاضل نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" پر برجستہ اور پراثر تقریریں کیں۔ ان کے بعد مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے "وفات مسیح علیہ السلام" کے موضوع پر بصیرت افروز خطبہ دیا۔ پیرایہ اتنا دل نشین تھا۔ کہ جو بات ذہن سے نکلتی۔ دلوں میں اتر جاتی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں ثابت کیا۔ کہ بالفرض حضرت مسیح علیہ السلام زندہ بھی ہوں بلکہ وہ اس مجلس میں تشریف بھی لے آئے ہوں۔ تو بھی ہمارے خلیفہ نہیں ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے آیت استخلاف میں منکم وکما کے الفاظ لاکر ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی ہے۔ جو بنی اسرائیل انبیاء کے لئے روک ہے۔ اور جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا گذرنا ممکن نہیں ہے ورنہ کلام الہٰی کی تکذیب لازم آئے گی۔

دوسرے روز مولوی محمد لقمان صاحب نے "نشانات حضرت مسیح موعود ؑ" پر اور مسٹر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس۔سی نے ذکر حبیب پر دلچسپ تقریریں کیں۔ اس کے بعد حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے زندہ مذہب کی خصوصیات وعلامات کو اسلام پر منطبق کرتے ہوئے احمدیت کی صداقت ثابت کی اور پرزور تلقین فرمائی کہ وہ احمدیت کو قبول کریں۔

تیسرے روز مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مولوی فاضل نے اس موضوع پر کہ مسیح ناصری کی حیات سے کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں۔ ایک مؤثر تقریر کی۔ مولوی عبد القادر صاحب کتب فروش نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب نے حسب دستور فاضلانہ انداز میں اپنی تقریر شروع کی جو شام تک دلچسپی سے سنی گئی۔ اس روز آپ نے تفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین ملۃ الخ کی حدیث کی ایسی توضیح وتشریح فرمائی کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے تہتر فرقوں میں تقسیم ہونے کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بہتر جہنمی ہونگے اور ایک ان میں جنتی ہوگا۔ اور جب صحابہ دریافت فرماتے ہیں۔ ما ھی یا رسول اللہ تو جواب ملتا ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی یا رسول اللہ وہ کون فرقہ ہے جو جنتی ہوگا تو فرماتے ہیں۔ کہ وہ فرقہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر چلتا ہے۔ اب ہر فرقہ کا دعوٰی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتا ہے پھر کیسے معلوم ہو کہ فی الحقیقت وہ کون فرقہ ہے دراصل وما انا علیہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ وہ جماعت اپنا واجب الاطاعت امام رکھتی ہو اور بلغ ما انزل الیک کے ماتحت آئی ہو اور واصحابی کے ذیل میں ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف الخ کے ماتحت اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑی ہوئی ہو۔ وآیۃ کریمہ ھٰذا صراطی مستقیما کے ماتحت اس کی تعیین کرنے والی ہو۔ پس غور کرکے دیکھ لو کہ یہ باتیں سوائے جماعت احمدیہ کے اور کسی فرقہ میں پائی جاتی ہیں قطعاً نہیں؟ پس خوش ہو جاؤ کہ تمہیں ایک ایسی جماعت مل گئی جو ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے۔ اور اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرتوں کے وارث ہو جاؤ۔

چوتھے روز مسٹر محمد اعظم صاحب نے "احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک" کے عنوان پر اپنے معلومات کا ذخیرہ پیش کیا بعدہٗ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے "میں کیوں احمدی ہوا" کے متعلق پرجوش تقریر کی اور ایسی واضح باتیں بیان فرمائیں۔ جو ہر ایک کے لئے شاہراہ ہدایت کا کام دے سکتی ہیں۔ اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب نے بہار و کوئٹہ کے زلزلوں کے واقعات دل گداز اور دل ہلا دینے والے پیرایہ میں حاضرین کے گوش گذار کئے۔ ہر جلسہ حاضرین کا شکریہ ادا کرنے اور شہریار دکن کے جاہ واقبال و درازیٔ عمر کی دعا پر ختم ہوتا رہا۔

امور انتظامی کا تصفیہ

انہی ایام میں جماعت احمدیہ نے مختلف اضلاع و مراکز کے نمائندوں کے روبرو جماعت کی ضروریات ومقاصد کے متعلق مفید تحریکات پیش کرکے منظوری حاصل کی۔ بعض تحریکات کا یہ مفاد تھا کہ کس طرح جماعت کی اقتصادی حالت درست ہو سکتی ہے۔ کیونکر قرضوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ شادی بیاہ کے معاملات کس طرح سرانجام دئے جائیں۔ تبلیغ کو کس طرح اضلاع میں وسعت دی جائے وغیرہ۔ امیر جماعت مولوی سید بشارت احمد صاحب نے اپنی موجودگی میں سب کارروائی عمدگی سے انجام دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت موجودہ امیر جماعت کے زیر قیادت پہلے سے زیادہ بیدار ہو رہی ہے اور مفید کاموں میں حصہ لینے کی جانب مائل ہے۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سکندرآباد

۸ جولائی ۱۹۳۵ء ۴½ بجے شام جماعت احمدیہ سکندرآباد کا جلسہ سکندرآباد میں زیر انتظام جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولوی سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ نے کی۔ مولوی بہاء الدین خانصاحب مولوی فاضل نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر جناب محمد اعظم صاحب نے "اثر احمدیت" پر محمد عبد القادر صاحب صدیقی نے "ضرورت امام" پر اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے "مسلمان کیونکر فلاح پا سکتے ہیں" کے موضوع پر تقریریں کیں۔

آریوں وسناتنیوں کا مباحثہ

آریہ سماج حیدرآباد وسناتن دھرم سبھا حیدرآباد کے مابین ایک مباحثہ ہوا۔ آریہ سماجیوں کی جانب سے پنڈت گوپال راؤ اور سناتن دھرمیوں کی جانب سے مسٹر داسن نایک پریذیڈنٹ تھے۔ انتظامات بہت سلیقہ کے ساتھ کئے گئے۔ حاضرین میں آریہ سماجی اور سناتن دھرمی کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ چار روز تک فریقین نے بڑے گرما گرم مباحثے کئے۔ سناتن دھرمی مناظر نے آریہ سماج کے متعلق بہت وزنی سوالات کئے۔ آخری روز آریہ سماجی مناظر نے سناتن دھرمی معبودوں پر تنقید کرنی شروع کی۔ جس کا سناتن دھرمی مناظر نے یہ جواب دیا۔ کہ ہم جن چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ ہمارے خدا نہیں بلکہ ان کے ذریعہ دھیان اور تصور جمایا جاتا ہے۔ اس کے بعد آریہ سماجیوں کی کائنات پرستی کا ذکر کیا جس کے جواب میں آریہ سماجی مناظر نے کہا کہ آپ جن چیزوں کا ہمیں پرستار بتلاتے ہیں ہم ان پر جوتے مارتے ہیں۔ اس پر جب سناتن دھرمی مناظر نے سوامی دیانند کی تصویر کے متعلق کہا تو گفتگو بہت ناگوار اور تلخ صورت اختیار کر گئی۔ آریہ سماجی مناظر نے جوش میں آکر سوامی جی کی تصویر نیچے رکھ کر اوپر سے زور سے لات لگائی اور کہا دیکھو ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ کر دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد آپس میں بہت تو تو میں میں ہوئی اور اندیشہ تھا کہ فساد ہو جائے۔ اس کے بعد مناظرہ بند کرکے آئندہ پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ سناتن دھرمیوں

The Star Hosiery Works Ltd Qadian

بہترین ہندوستانی ساخت کی جرابیں استعمال کریں

ہمارے "اُونٹ مارکہ" تجارتی نشان کی ہر قسم کی سادہ اور فینسی مختلف قیمتوں کی جرابیں اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس سے طلب کریں۔ ہمارا تیار کردہ مال آپ کو ہر لحاظ سے اطمینان دیگا

دوکانداروں کو

معقول کمیشن بیرون کے شہر کے ریلوے سٹیشن پر مال سپلائی کیا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لئے کمپنی سے خط و کتابت کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار

منافعہ حاصل کیجئے

آہنی خراس (بیل چکی)

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشو و نما ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ کے تیار ہوتا ہے۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہوکر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپے ماہوار منافعہ حاصل کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:-

شہرہ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ پائداری اور با فراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہوچکے ہیں ان کی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے جھنجھٹوں سے آپ ہمیشہ کے لئے بیفکر ہو جائینگے ماہران زراعت ان رہٹوں کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ پرانی قسم کے چوبی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ علاوہ ازیں فلور ملز۔ بیلنہ جات انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن سیویاں قیمے اور چاولوں کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست

مُفت

طلب کیجئے

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ۔ پنجاب

اکسیر سہل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں یک ہی مجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑی بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر نسخہ بینائی بخش بچہ بوڑھے جوانوں کا سرتاج

سُرمہ نور (رجسٹرڈ)

نہایت قابل قدر مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ہے ضعف بصر۔ دھند۔ غبارہ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ ڈھلکنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاتا ہے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ہر سکہ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک خوش شکل نیک سیرت اعلیٰ تعلیم یافتہ شریف خاندان کی ۲۵ سالہ نوجوان احمدی بیوہ لڑکی سے رشتہ کے لئے (پچھلے خاوند سے کوئی اولاد نہیں) ضرورت مند اصحاب جن کی عمر ۳۰ اور ۴۰ سال کے درمیان ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ ذات پات اور علاقہ کا کوئی خیال نہیں۔ صرف شریف احمدی برسر روزگار ہو

ایچ۔ بی معرفت حضرت مکرمی ڈاکٹر شمس الدین صاحب مدظلہ تراہا بہرام خان دھلی

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کوئٹہ ۱۵ر جولائی۔ اتوار کی صبح کو تقریباً ۱۱ بجے صبح کوئٹہ میں زلزلے کا ایک شدید جھٹکا جو تقریباً ۱۵ سیکنڈ رہا محسوس ہوا۔ جھٹکے کے ساتھ ہی گڑگڑ کی آواز پیدا ہوئی۔ کوہ چلتان سے غبار کے بادل اٹھ کھڑے ہوئے تین سو چالیس پناہ گزین جو ابھی کوئٹہ میں مقیم تھے۔ اس زلزلے کے خوف سے پنجاب اور سندھ کے بلاد کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

شنگھائی ۱۵ر جولائی۔ غیر سرکاری طور پر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دریائے شنگسی کیانگ میں سیلاب کی وجہ سے ضلع اچیانگ کے بارہ ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۴ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے سکھ مسلم کشیدگی کی بناء پر ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ دفعہ کی میعاد ۱۵ر جولائی سے شروع ہو کر ایک ماہ تک رہے گی۔

لنڈن ۱۵ر جولائی۔ ہفتہ کی شام کو بلفاسٹ میں از سر نو بلوہ ہو گیا۔ مشتعل ہجوم نے بہت سے مکانات کی کھڑکیاں توڑ دیں۔ اور یارک سٹریٹ کے کئی مکانوں کو آگ لگا دی۔ پولیس پر خشت باری کی گئی اور گولیاں برسائی گئیں۔ پولیس نے بھی ڈنڈوں، رائفلوں اور مسلح کاروں کا استعمال کیا۔ [illegible] کی لوٹ مار اور آتشزدگی کے نتیجہ [illegible] سرکاری طور پر پانچ ہلاکتوں اور [illegible] زخمی [illegible] کی اطلاع کی تشہیر ہوئی ہے

لاہور ۱۵ر جولائی۔ محکمہ اطلاعات نے حسب ذیل اعلان شائع کرایا ہے کہ کل بارہ ہزار مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں بعض مقررین نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور حکومت کے متعلق دانستہ غلط بیانی کی۔ اس جلسے کے نتیجہ میں [illegible] خاص طبقہ کی سرگرمیوں نے پرجوش نوجوانوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے مولوی ظفر علی خان۔ سید حبیب۔ مسٹر فیروز الدین احمد اور [illegible] لال خان کو لاہور سے نکال کر مختلف مقامات [illegible] نظر بند کر دیا ہے [illegible] مسلمانوں نے [illegible] کے طور پر [illegible]

لنٹور ۱۴ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک سب انسپکٹر پولیس کسی شخص کے مکان کی تلاشی کے لئے گاؤں میں گیا۔ جہاں شخص مذکور نے اس پر خنجر سے حملہ کر دیا۔ سب انسپکٹر نے اسی وقت پستول سے حملہ آور کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ سب انسپکٹر بھی زخموں کی وجہ سے جاں بحق ہو گیا۔

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ اضلاع متحدہ امریکہ اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ ہر دو حکومتوں کا خیال ہے۔ کہ اس معاہدہ سے دونوں سلطنتوں کی قیمت تجارت موجودہ قیمت تجارت سے سہ گنا ہو جائے گی۔ حکومت روس نے اضلاع متحدہ امریکہ کے آئندہ بارہ ماہ میں تین کروڑ تیس لاکھ ڈالر کی اشیاء خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے عوض اضلاع متحدہ نے روس کو وہی تجارتی مراعات دی ہیں۔ جو اس نے دوسرے ممالک کو جن سے وہ تجارتی معاہدے کر چکا ہے۔ دے رکھی ہیں۔

شملہ ۱۵ر جولائی۔ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر جنوبی ہندوستان میں تین ہفتے کے لئے دورہ کرنے والے ہیں۔ وہ ۲۲ر جولائی کو شملہ سے روانہ ہو کر ۲۴ر جولائی کو بمبئی پہونچینگے۔ اور پھر پونا اور مدراس سے ہوتے ہوئے ۲۸ر جولائی کی صبح کو بنگلور پہونچیں گے۔ بنگلور سے میسور اور پھر اوٹاکمنڈ جائیں گے۔ ارناکلم (کوچین) اور ٹراونڈرم جا کر ۸ر اگست کو کوچین کے راستہ مدراس واپس آجائینگے۔ اور ۱۲ر اگست کی صبح شملہ پہونچ جائینگے۔

کڈلور ۱۴ر جولائی۔ مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے نتیجہ میں مراد آباد میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے ۱۰ اشخاص کو جس میں ہندو مسلمان شامل ہیں گرفتار کیا ہے۔

جنیوا ۱۵ر جولائی۔ اطالیہ اور ابی سینیا کے باہمی تنازعہ کا آخری ظہور یہ ہے۔ کہ اٹلی نے چار مطالبات پیش کئے ہیں۔ اول حدود کی درستی۔ دوم اقتصادی مراعات سوم ایریٹریا اور سانی لینڈ کے درمیان ریلوے۔ چہارم حبشہ میں اطالوی مشورہ دہندگان کا تقرر۔ اس بناء پر لنڈن، پیرس اور روم کے درمیان پرائیویٹ گفتگو ہو رہی ہے۔ لیکن صورت حالات امید افزا نظر نہیں آتی۔ کیونکہ حبشہ مطالبہ ۳ کے سخت خلاف ہے۔ اور وہ حبشہ میں اطالوی مشاورت دہندگان کے تقرر کو قطعاً منظور نہیں کر سکتا۔

روم ۱۵ر جولائی۔ اگر لیگ کونسل کا اجلاس ۲۵ر جولائی کو منعقد ہوا۔ تو غالباً اٹلی بھی اپنے نمائندے بھیجے گا۔ حکومت اٹلی کا خیال ہے۔ کہ برطانوی نمائندے اس بات پر اصرار نہیں کرینگے۔ کہ حبشہ کے معاملہ میں اٹلی کے خلاف کوئی اقدام کیا جائے۔ حکومت اٹلی خیال کرتی ہے۔ کہ وہ لیگ کے سامنے نہایت مضبوط دلائل دیگی اور غالباً یہ تحریک پیش کرے گی۔ کہ حبشہ کو لیگ کا ممبر نہیں رہنا چاہئے۔

ایک پولیس افسر کیخلاف مقدمہ

قادیان ۱۶ر جولائی۔ منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ نے ایک پولیس افسر کے خلاف زیر دفعات ۵۰۰، ۵۰۱ ایک استغاثہ دائر کیا ہوا ہے۔ یہ کیس ۱۵ر جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مستغیث کی طرف سے انتقال مقدمہ کی درخواست دی گئی اس لئے مقدمہ ۲۶ر اگست تک ملتوی ہو گیا۔

لاہور ۱۴ر جولائی۔ آج ۸ بجے صبح مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں باغ بیرون موچی دروازہ میں پرچم اسلام لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ ساٹھ ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا۔ جس میں ہزار سے زائد نیلی پوش تھے۔

مدراس ۱۴ر جولائی۔ گذشتہ سال ساؤتھ انڈین ریلوے پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ چار ہزار اشخاص کے خلاف مقدمہ چلا اکثر کو سزائیں ہوئیں۔ باقی سے کرایہ وصول کیا گیا۔

شملہ ۱۵ر جولائی۔ بنگال چیمبر آف کامرس نے وائسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ دو ہزار آٹھ سو پچیس روپے کی رقم خطیر دی ہے۔

لنڈن ۱۵ر جولائی۔ دار العوام میں لفٹننٹ کرنل کالویل نے کیپٹن واٹرہوس کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ تین ماہ میں ابی سینیا کو اسلحہ بھیجنے کا کوئی لائسنس نامنظور نہیں کیا گیا۔ صرف دو درخواستیں جو حکومت ابی سینیا سے موصول ہوئی تھیں۔ اب تک زیر غور ہیں۔

امرتسر ۱۵ر جولائی۔ امرتسر مارکیٹ میں گیہوں تیار کی قیمت ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ سونے کی قیمت ۳۵ روپے ۹ آنے۔ دیسی چاندی کی ۷۰ روپے ۸ آنے ہے۔

بمبئی ۱۳ر جولائی۔ آج صبح آتشبازی کے ایک گودام میں جو آگ پروف سیمنٹ کے مکان میں تھا۔ ایک ز[illegible] دھماکا ہوا۔ اور اس [illegible] سے آگ لگ گئی۔ تقریباً [illegible] ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے

لاہور ۱۵ر جولائی۔ لاہور سٹیشن سے تمام گاڑیاں رات کے ساڑھے دس بجے تک روانہ کر دی جاتی ہیں۔ اسی طرح باہر سے آنے والی گاڑیاں لاہور دس بجے پہونچ جاتی ہیں۔ گاڑیوں کے اوقات میں یہ تبدیلی کرفیو آرڈر کی وجہ سے کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۵ر جولائی۔ ٹانگہ ڈرائیوروں نے پولیس کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کر دی ہے۔ دو ہزار سے زائد ٹانگے بیکار پڑے ہیں۔ لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔

سری نگر ۱۵ر جولائی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل شام تک ریاست میں ہیضہ کے ۵۸۸ کیس ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۱۶۱ اموات ہو چکی ہیں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی